روزنامہ

# الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۳ نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۱۳ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۷


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" جیسے ایک مرض ہوتی ہے۔ کہ اس میں جب تک ٹکیاں مارتے رہیں تو آرام رہتا ہے۔ اسی طرح فراغت میرے واسطے مرض ہے۔ ایک دن بھی فارغ رہوں تو بے چین ہو جاتا ہوں۔ اس لئے ایک کتاب شروع کر دی ہے جس کا نام حقیقت دعا رکھا ہے ایک رسالہ کی طرز پر لکھا ہے۔

دعا ایسی شئے ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دُعا پائی ..........

اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔ حالت موجودہ بھی یہی چاہتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۲۷-۲۲۸)

"یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کیلئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ رنرا اسباب پر بھروسہ نہ کر لو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۳۰)

## دُعا کی قبولیت

" ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۵)

## محترم مسعود احمد دہلوی صاحب کے بڑے صاحبزادے انتقال کر گئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کے بڑے صاحبزادے مکرم سلمان احمد خان ۴۲ سال کی عمر میں ۷۔ نومبر ۱۹۸۹ء کو چند روز کی علالت کے بعد فرینکفرٹ مغربی جرمنی میں انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ اور تدفین فرینکفرٹ میں ہی عمل میں آئی۔

موصوف ۱۹۷۵ء میں پاکستان سے جرمنی گئے تھے۔ اس سے قبل پاکستان میں ریڈیو آزاد کشمیر اور ریڈیو لاہور سے بطور اناؤنسر منسلک رہے۔ جرمنی میں بینک آف امریکہ میں ملازمت اختیار کی۔ آجکل ایک سپینش بینک سے منسلک تھے۔ جرمنی سے پاکستان ایسوسی ایشن کے زیرِ اہتمام ماہنامہ "کارواں" شائع کرتے رہے اور لمبے عرصے تک اس کے مدیر رہے۔ موصوف ایک انتھک خادم سلسلہ تھے۔ آپ نے مقامی سطح کے جماعتی عہدوں کے علاوہ نیشنل امیر جماعت مغربی جرمنی کی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری تصنیف بھی کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔

موصوف کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ وہ مکرم بدر سلطان اختر صاحب واقف زندگی کے داماد تھے۔

اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ موصوف کو اپنے فضل و رحم سے نوازے۔ اپنے قرب کے درجات میں بڑھاتا رہے۔ اور ضعیف والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ادارہ الفضل اس دردناک سانحہ پر محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی اور ان کے اہلِ خانہ اور محترم سلمان احمد خان صاحب کی بیوہ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ جانے والے کو اپنی رحمتوں اور بخششوں سے نوازے۔

## جماعت کو طرزِ عمل میں توحید کا منظر پیش کرنا چاہیئے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سب سے اہم بات جس کو تمام دنیا کی مجالس عاملہ کو ملحوظ رکھنا چاہیئے وہ توحید ہے۔ توحید خالص کسی آسمان پر بسنے والی چیز کا نام نہیں ہے۔ دین حق جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ آسمانوں کا بھی خدا ہے اور زمینوں کا بھی خدا ہے۔ اس سے کائنات کا کوئی حصہ بھی خالی نہیں۔ وہ نور السمٰوٰت والارض ہے۔ اس کی توحید کے دائرہ سے کوئی چیز بھی باہر نہیں۔ اس کی توحید کے اثر اور نفوذ سے کوئی چیز خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس لئے جماعت احمدیہ جو حقیقی توحید پرست جماعت ہے۔ اسے اپنے طرزِ عمل میں توحید کا منظر پیش کرنا چاہیئے۔ اگر جماعت احمدیہ نے اس طرف سے غفلت کی اور ایسا ہونے دیا کہ انگلستان

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۱۳، نومبر ۱۹۸۹ء

# تحریک جدید

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے ۔ اور خوش نصیب دوستوں نے اعلان ہوتے ہی بلا تاخیر اپنے وعدے لکھوانے ــ اور ادا کرنے ــ شروع کر دئے ہیں ۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جس قدر جلد وعدے لکھوا دئے جائیں ــ اور پھر جس قدر جلد ادا بھی کر دئے جائیں اتنا ہی اچھا ہے ۔

تحریک جدید جب شروع ہوئی تھی اس وقت کسی کو یہ خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ جماعت کی کارکردگی میں یہ جو چھوٹی سی لہر اٹھی ہے یہ کہاں کہاں تک پہنچے گی اور اس کے اثرات کس کس طرح جماعت کو ــ اور ساری دنیا کو ــ متاثر کریں گے ۔ لیکن اب جبکہ اس تحریک کو شروع ہوئے نصف صدی کے قریب عرصہ گزر چکا ہے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ لہریں تو کئی اور بھی اٹھیں لیکن سب نے ابتدائی طور پر اس کے آغوش میں پرورش پائی ۔ اسی کی وجہ سے بہت سی باتیں وجود میں آئیں اور انہیں پنپنے کا موقعہ ملا ۔ کہا جا سکتا ہے ۔ کہ یہ تحریک جماعت کا مزاج بن گئی ۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا رہے) نے جماعت سے قربانی مانگی تھی ۔ وقت کی ۔ روپے کی ۔ جان کی ۔ جماعت نے وقت بھی دیا روپیہ بھی دیا اور جانیں بھی دیں ۔ اور انہی باتوں کے نتیجے میں دنیا بھر میں ، جماعت پھیلی اور زندگی کے مختلف شعبوں میں انسانیت کی خدمت کا موقعہ ملا ۔

ترقی کرنے والی جماعتوں کے لئے نہ تو وقت کی قربانی کی کوئی حد ہوتی ہے نہ روپے کی قربانی کی اور نہ ہی جان کی قربانی کی ۔ یہ سب باتیں زیادہ اور زیادہ اور زیادہ چاہئیں ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جماعت کے ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتے رہے اور قربانی کا معیار کسی مرحلہ پر بھی کم نہیں ہوا بلکہ بڑھتا ہی گیا ہے ۔ حضور انور نے اعلان فرماتے ہوئے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ حالات چاہے کیسے ہی رہے ہوں جماعت کی قربانی کا معیار آگے ہی بڑھتا رہا ہے اور یہ بات بھی ہمارے ایمانوں کی مضبوطی کا باعث ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی ایک واضح دلیل ہے ۔ کیونکہ قربانی کرنا بھی انسان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کا ایک مظہر ہے ۔

زندگی کا لمحہ لمحہ ہے دعا پر منحصر
خوب کو اللہ جب چاہے بنا دے خوب تر
مانگنا تو ہے عبودیت کی اک مثبت دلیل
دینے والا دے رہا ہے مانگنے سے پیشتر

ــــــ ابو الاقبال

ہر دل میں بس رہا ہے نئے سے نیا جہاں
ہر آنکھ میں جھلکتی ہے اک تازہ داستاں

کچھ لوگ آسماں کو بھی چھت مانتے نہیں
کچھ لوگ اپنی چھت کو سمجھتے ہیں آسماں

شہروں کے شہر ہونے لگے ہیں تباہ حال
تیری طرف نگاہ ہے اے ربِّ دو جہاں

کچھ لوگ اپنے لب پہ سجاتے ہیں جھوٹ کو
سچ کی صلیب پر ہیں کئی لوگ ضوفشاں

میری گلی کا موڑ بھی قربان گاہ ہے
رہتی ہے صبح و شام ہتھیلی پہ میری جاں

میری لغت میں لفظوں کے معنے بدل گئے
میں اپنے دشمنوں کو سمجھتا ہوں مہرباں

سارے جہاں کی بات بتاتا ہوں میں اُسے
مجھ سے چھپا رہا ہے مری بات، رازداں

اُڑ اُڑ کے تھک گئے ہیں پرندے نگاہ کے
کس کس کی ہے تلاش انہیں زیرِ آسماں

میری مسرّتوں پہ ہے جن کی نگاہِ لطف
اے کاش میرے نام وہ لکھ دیں اُداسیاں

جُونہی مقدمات سے مہلت ملی نسیم
لندن کی سمت دیکھو گے مجھ کو رواں دواں

نسیم سیفی

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کا ارشاد مبارک ہے کہ ہم سب :۔

" اپنی اولاد کو پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے "

خطبہ جمعہ الفضل ۳۔ فروری ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف صاحب

# حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحبؓ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ ہی ہم سے رخصت نہیں ہوئے ہم ایک عالم باعمل فاضل اجل ہستی سے محروم ہو گئے۔ خاکسار ان دنوں مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی کلاسوں میں پڑھتا تھا۔ جب ملک صاحب محترم احمدیت کی آغوش میں آئے۔ محترم ملک صاحب سنایا کرتے تھے کہ شروع شروع میں جب حضرت فضل عمر چند واقفین اور اپنے اہل خانہ کو قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے اور پھر آپ اس کا امتحان لیتے تھے تو آپ نے بھی اس امتحان میں شرکت کی اجازت طلب کی۔ جب آپ نے ان سوالات کے جوابات دیئے تو حضرت فضل عمر نے آپ کے جوابات کی تعریف فرمائی اور آپ کے حل سوالات پر بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ یہ آپ کی علمی قابلیت کا پہلا اعتراف تھا۔ اس کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی نظرِ انتخاب آپ پر پڑی تو حضرت میر صاحب نے آپ کو مدرسہ احمدیہ میں پڑھانے پر لگایا۔ آپ کوئی بلند آواز نہ تھے۔ محترم ملک صاحب مدرسہ احمدیہ کی کلاسز کو پڑھاتے تھے اور حضرت میر صاحب کلاس کے باہر کھڑے ہو کر آپ کا درس اور طلباء کی حرکات کا بغور مطالعہ فرماتے۔ ایک روز کسی طالب علم نے کوئی شوخی کی محترم ملک صاحب پڑھا کر کلاس چھوڑ گئے تو حضرت میر صاحب اندر آ گئے۔ طلباء سے پوچھنا شروع کیا۔ لڑکو! آج ملک صاحب نے کیا پڑھایا تھا۔ اور کیا بات ہوئی تھی۔ اور کیا بات ہوئی تھی؟ آخر ایک طالب علم نے وہ بات بتا دی جو حضرت میر صاحب اگلوانا چاہتے تھے حضرت میر صاحب نے اسے کلاس سے نکال دیا فرمایا میں اس کا مفہوم سمجھتا ہوں۔ جو تم نے کہا۔ میرا عرض کرنے کا مدعا یہ تھا پہلی نظرِ التفات محترم ملک صاحب پر حضرت فضل عمر کی پڑی تو دوسری حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی۔

محترم ملک سیف الرحمان صاحب علم صرف و نحو میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ جب واقفین زندگی کی تعلیم کا حضور نے علیحدہ انتظام کیا تو محترم ملک صاحب واقفین کو قانونچہ پڑھاتے تھے۔ اس میں حضور نے کامیابی کے لئے سو فیصد نمبر مقرر فرمائے تھے۔ تمام قواعد زبانی یاد کرنا پڑتے تھے۔ جب حضور نے سن چوالیس کے قریب مختلف علوم کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آٹھ واقفینِ زندگی کا جو سب کے سب مولوی فاضل تھے انتخاب فرمایا تو محترم ملک صاحب کو فقہ کی اعلیٰ تعلیم کیلئے منتخب فرمایا۔ تقسیم ملک سے چند ماہ پہلے یہ آٹھوں طالب علم تعلیم مکمل کر کے مرکز میں واپس آئے تو حضور نے فرمایا جو فقہ پڑھ کر آئے ہیں۔ وہ حدیث کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں کو فقہ پڑھائیں اور حدیث کی تعلیم حاصل کرنے والے فقہ والوں کو حدیث پڑھائیں حضور کے ارشاد کی روشنی میں اس کا آغاز ہوا اور ساتھ ہی اس وقت جو واقفین زندگی تھے ان کی کلاس فقہ اور حدیث کی شروع ہوئی یہ کلاسیں بیت الاقصیٰ میں لگتی تھیں۔

حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کی وفات پر حضرت فضل عمر نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کا حضور نے تفصیل سے ذکر فرمایا۔ آپ نے فرمایا میں نے کافی پہلے یہ محسوس کر کے کہ ان بزرگ علماء کے قائم مقام جماعت میں ہونے ضروری ہیں۔ چند واقفین کا انتخاب کر کے تعلیم دلوائی اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کو اٹھایا نہیں جب تک ان کے قائم مقام پیدا نہیں ہو گئے۔ اور پھر ان تعلیم حاصل کرنے والوں کو محنت اور تعلق باللہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب منقولات اور معقولات دونوں کے متبحر عالم تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب اور ارشادات میں حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کی تعریف فرمائی اور انہیں غضنفر یعنی شیر کا لقب دیا۔ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کی وفات پر حضرت ملک صاحب محترم کو جوانی کے عالم میں اس سلسلہ کے مفتی کی نازک ذمہ واری سونپی گئی۔ اور پھر لمبے عرصہ تک اس عہدۂ جلیلہ پر آپ متمکن رہے۔ فقہ کے علم میں لاریب آپ ساری جماعت میں ممتاز تھے۔ فقہ پر آپ کے بیسیوں مضمون اور فتاوی شائع ہوتے۔ آپ مجلس افتاء کے سیکرٹری بھی تھے۔ اس مجلس کے تمام ممبران اس امر پر شاہد ہیں کہ محترم ملک صاحب فقہ میں بڑی گہری اور وسیع معلومات رکھتے تھے۔ فقہ کی متداول کتب پر آپ کی نظر تھی۔ کسی بھی دینی مسئلہ میں آپ کی رائے بہت صائب اور پختہ ہوتی تھی۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ابتدائی راہنمائی مسئلہ میں آپ کی جانب سے ہوتی تھی۔

آپ کی تحریر اتنی پختہ اور واضح ہوتی تھی سود پر کئی قسطوں پر مشتمل آپ کا مضمون نوائے وقت میں چھپا تو حمید نظامی صاحب نے آپ کو خط لکھا کہ آپ اپنے خیالات میری اخبار کو اشاعت کے لئے بھجواتے رہا کریں۔ جہاں تک میرا علم ہے ملک صاحب کو دینی مضامین اور محترم صاحبزادہ ابوالحسن قدسی پروفیسر جامعہ کو آپ کی نظموں کے لئے مجید نظامی صاحب ایڈیٹر نوائے وقت نے لکھا۔

کبھی کبھی آپ طبع آزمائی بھی کرتے محترم میر صاحب کی وفات پر رباعی لکھ کر جامعہ کے نوٹس بورڈ پر لگائی۔ بہت خوب کہتے تھے۔

خاکسار اور محترم ملک صاحب جب ملتان میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ملے تو خاکسار نے محترم ملک صاحب کا تعارف مفتی سلسلہ اور اس جہت سے کروایا تھا کہ آپ کے مضامین آپ نے "نوائے وقت" میں سود کے عنوان سے دیکھے ہوں گے جس کا جواب شاہ صاحب نے یہ دیا تھا کہ کون پڑھتا ہے نوائے وقت؟ اور کون سے مراد صرف شاہ صاحب ہی تھے۔

محترم ملک صاحب سے تمام علماء سلسلہ علمی راہنمائی حاصل کرتے متعلق عربی عبارات آپ کی مدد سے حل کرواتے۔ مضامین پر آپ کی رائے اور مشورے لیتے۔ آپ کے کینیڈا جانے کے بعد اس خلاء کو آپ کے سب رفقاء کار نے محسوس کیا۔ اب ان کی آمد آمد تھی کہ خالقِ کائنات نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

علمی برتری کے ساتھ ساتھ حضرت ملک صاحب اس ارشاد کے مصداق تھے کہ "دین خیر خواہی کا دوسرا نام ہے"۔

ہر ساتھی کو آپ صائب مشورہ دیتے اس کی ہمدردی اور خیر خواہی فرماتے۔ جس کے لئے آپ کے ساتھی آپ کی طرف رجوع کرتے۔

یہ جوہر قابل کس سرزمین میں پیدا ہوا۔ کہاں تعلیم حاصل کی۔ اور پھر کس طرح گلشنِ احمدیت میں یہ پودا پروان چڑھا اس کا ذکر محترم ملک صاحب اپنے مضامین میں کر چکے ہیں اسے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن خدائی سلوک دیکھیئے کہ معاشی طور پر وہ شخص جس نے خود مجھ سے ذکر فرمایا کہ آج مکئی کے بھٹے ابال کر گزارہ کیا کہ آٹا گھر میں نہ تھا یا پیس نہ سکا تھا قادیان میں "بادیاں کے باغ" کے قریب ریت پر سجدہ میں پڑ کر تڑپ کر دعا کرنے والے کے بچے بچیاں سوائے ایک بچی کے سب کینیڈا میں آباد اور خوشحال ہیں۔ میرا گھر اور آپ کا گھر جو تحریک نے ہمیں رہنے کیلئے دیا تھا پاس پاس تھا۔ کس محنت سے آپ نے بچوں کو تعلیم دلائی۔ بڑی بچی نے ایم ایس سی کیا۔ بچے مجیب نے انجنیئرنگ کی اعلیٰ تعلیم پہلے پاکستان پھر ایران اور اس کے بعد کینیڈا میں حاصل کی۔ مجھے وہ دن یاد ہیں جب چھوٹی بچیاں محترم ملک صاحب کی۔ سب سے چھوٹی بچی میری بڑی بچی کی کلاس فیلو تھی۔ سکول سے آ کر بعض دفعہ گھر کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوتی اور پھر یہ سب چار بچیاں اور میری بچیاں اور محترم مولانا تاثاقب صاحب کی بچیاں ہمارے گھر کے صحن میں اکٹھی کھیلتیں۔ آج یہ سب بچے بچیاں خوشحال ہیں اور بچوں والی ہیں کل جس بچی سے میں نے تعزیت کی وہ پاکستان میں تھی۔ ابا کو پانچ چھ سال سے دیکھا نہیں تھا۔ خدا ان کا متکفل ہو۔

محترم ملک صاحب بے حد مہمان نواز تھے احباب دوستوں کو گھر پر کھانے اور چائے پر بلاتے رہے یہ درویش دل کا امیر اور غنی تھا۔

آپ محترم سید داؤد احمد صاحب کے بعد جامعہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ طلباء کے اتنے ہمدرد تھے کہ ان کی ہر ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ جامعہ گواہ ہے کہ آپ نے اس فرض کو کس عمدگی سے نباہا۔

سیر اور تفریحات کا آپ کو شوق تھا۔ شکار کے بھی شوقین تھے۔ احمد نگر میں ایک بار ایک فائر سے تین یا چار سفید مگ اڑتے شکار کئے۔

## صلہ رحمی

آپ کے والد محترم اور والدہ نے تو بیعت کر لی تھی۔ لیکن باقی سب رشتہ دار ابھی جماعت میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن آپ سب کے حقوق کا خیال رکھتے اور صلہ رحمی فرماتے رہے محترم ملک صاحب کی کتنی خوش قسمتی تھی کہ ایک بار حضرت فضل عمر آپ کے گاؤں تشریف لے گئے۔ رات وہاں قیام فرمایا۔ محترم ملک صاحب کی اہلیہ بھی اس مقدس قافلہ میں ملک صاحب کے ساتھ تھی محترم ملک صاحب نے وہاں کے گنے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ وہاں کے گنے بہت عمدہ اور نرم ہوتے ہیں۔ حضور نے بھی اس کی تعریف فرمائی۔

آپ گھر والوں سے بہت حسن سلوک کرنے والے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مصداق تھے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رفیقہ حیات بھی بہت سمجھدار اور تعاون کرنے والی عطا فرمائی تھی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اپنے خادم کا رشتہ خود حضرت فضل عمر نے تجویز فرمایا تھا۔

محترم ملک صاحب کی وفات سے دل کو گہرا زخم پہنچا ہے۔ ان کی جدائی ایک عالم کی جدائی ہے اور یہ بالکل درست ہے موت العالِم موت العالَم۔ عالِم کی موت ایک دنیا کی موت ہے۔ اور محترم ملک صاحب کی وفات ایسی جدائی نہیں جو جلد بھلائی جا سکے۔ کئی بار ان دنوں یہ شعر زبان پر آیا۔

؎ کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

ہر شخص آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ آپ کے عالی اخلاق۔ بلند علمی مرتبہ شرافت۔ مرنجاں مرنج طبیعت کا ہر زبان پر ذکر ہے۔

؎ اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار

دعا ایسی چیز کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے

# حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد۔ کنیت عبد اللہ لقب ناصر الحدیث۔ وہ اپنے جد اعلیٰ شافع کی نسبت سے شافعی کہلاتے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح چلتا ہے۔ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن ہاشم بن عبد المطلب۔

آپ بمقام غزہ رجب ۱۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور رجب ۲۰۴ ہجری میں مصر میں فوت ہوئے۔ آپ نے بچپن میں ہی ایک خواب دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اے لڑکے تو کس خاندان سے ہے انہوں نے عرض کیا حضور کے خاندان سے۔ فرمایا میرے قریب آجاؤ۔ جب وہ قریب گئے تو حضور نے اپنا لعاب دہن ان کی زبان ہونٹوں اور موہنہ میں ڈالا۔ اور فرمایا جا خدا تجھ پر برکت نازل فرمائے

اس عمر میں ایک اور خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دیتے رہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کے قریب پہنچا اور آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ سکھائیے۔ آپ نے اپنی آستین سے ایک میزان (ترازو) نکال کر عطا فرمائی اور فرمایا تیرے لئے یہ میرا عطیہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک معبر سے تعبیر دریافت کی تو اس نے کہا کہ تم دنیا میں حضور علیہ السلام کی سنت مطہرہ کی نشر و اشاعت میں امام بنو گے۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے اس کو سچا کر دکھایا۔

آپ نے حجاز پہنچ کر امام مالک بن انس سے علم حاصل کیا۔ پھر عراق آئے اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد محمد شیبانی سے استفادہ کیا۔

شروع شروع میں آپ امام مالک کے مقلد تھے۔ لیکن بعد میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر اپنے لئے ایک خاص مذہب مدون کیا اور اپنے شاگردوں کو اپنے نئے مذہب کی تلقین کی۔

آپ فن لغت فقہ اور حدیث کے متبحر عالم تھے کتاب سنت۔ اجماع اور قیاس چاروں مصادر سے استنباط کرتے تھے۔ آپ سب سے پہلے امام ہیں جنہوں نے فقہ کے اصول اور احکام مرتب کئے اور علمی حیثیت سے ایک مشہور رسالہ تحریر کیا جس میں مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ آیات قرآنی احادیث نبوی، ناسخ و منسوخ احادیث کے علل و اسباب۔ خبر واحد کو قبول کرنے کے شرائط۔ اجماع۔ اجتہاد۔ استحسان اور قیاس۔ فقہ میں آپ کا ایک قیمتی سرمایہ کتاب الام سات جلدوں پر مشتمل آج تک موجود ہے جسے آپ کے شاگرد ربیع بن سلیمان نے آپ سے روایت کیا ہے۔

## گرفتاری اور رہائی

خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں آپ کو نجران کا والی مقرر کیا گیا۔ آپ سے پہلے نجران میں بنو حارث اور موالی ثقیف وہاں کے والی کو رشوت دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہاں کا والی ہمیشہ ان کی رعایت کیا کرتا تھا۔ امام شافعی کو بھی یہ نذرانہ پیش کیا گیا تو آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور مقدمات کے فیصلے بغیر کسی رعایت کے کرتے رہے اس سے ان لوگوں میں تلخی پیدا ہو گئی۔ اور وہ در پردہ آپ کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔

یمن میں آپ کا بڑا اثر و رسوخ تھا اور لوگ آپ کی قوت استدلال اور تبحر علمی سے بہت متاثر تھے۔ چونکہ آپ دیگر عمال کو رشوت ظلم اور جانبداری سے روکتے رہتے تھے۔ اس لئے مطرب نے جو ایک عامل تھا بصیغہ راز خلیفہ ہارون رشید کو ایک خط لکھا کہ یمن میں شافعی کا بہت اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے اور ملک میں سادات کا خاندان پھر خلافت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ شافعی چونکہ خود ہاشمی ہے اس لئے اس کی اعانت بھی در پردہ سادات کو حاصل ہے۔ یہ خط دیکھتے ہی خلیفہ ہارون رشید آگ بگولا ہو گیا اور فوراً حماد بربری کے نام بصیغہ راز خط لکھوایا کہ محمد بن ادریس شافعی اور تمام سادات کو گرفتار کر کے دار الخلافہ میں بھیج دو۔ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ دس دس سید روزانہ قتل کئے جائیں چنانچہ جب آپ کی باری آئی تو آپ نے ایسی مؤثر اور پر درد تقریر فرمائی کہ خلیفہ کانپ اٹھا اور اسی وقت آپ کے قتل کے حکم کو منسوخ کر کے حراست میں رکھے جانے کا حکم صادر فرمایا۔

اسی اثناء میں امام شافعی کے ایک علمی مباحثہ کی تفصیل خلیفہ کے سامنے پیش کی گئی۔ جب خلیفہ نے امام صاحب کے دلائل سنے تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور دوبارہ سنانے کا حکم دیا اور دوبارہ سن کر کہنے لگا کہ واقعی محمد بن ادریس محمد بن حسن سے زیادہ عالم ہیں۔ ہرثمہ کو حکم دیا کہ پانچ سو دینار شافعی کو بطور انعام دیئے جائیں۔ ہرثمہ نے اپنی طرف سے پانچ سو دینار شامل کر کے ایک ہزار دینار امام شافعی کے نذر کئے اور اس کے بعد آپ سے نگرانی اٹھا دی گئی۔

مصر امام شافعی کے مذہب کا مرکز تھا کیونکہ آپ نے اس ملک میں اپنے مذہب کو رواج دیا اور آپ کے اکثر شاگرد اور ناشرین مذہب بھی یہیں گزرے ہیں۔ حکومت ایوبیہ کے عہد میں حکومت کا سرکاری مذہب یہی تھا اور مدت دراز تک جامعہ ازہر کے شیخ کا منصب شافعی علماء کے لئے مخصوص رہا۔ فلسطین اور اردن میں بھی یہ مذہب پھیلا۔ اور اس کے مقلدین سوریا اور لبنان میں بھی بکثرت موجود ہیں۔


## ضرورت ہے

تعلیم القرآن کے سلسلہ میں بعض جماعتوں کو ایسے معلمین کی ضرورت ہے جو قرآن مجید ناظرہ پڑھا سکیں۔ اور اردو ترجمہ قرآن بھی پڑھا سکیں۔

معقول گزارہ بھی مل سکتا ہے۔ پس اس نیک کام کے لئے جو دوست مستقل یا عارضی طور پر تیار ہوں وہ اپنے صدر جماعت کی وساطت سے اپنی درخواست ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن وقف عارضی) ربوہ کو فوراً بھجوا دیں بلکہ موقعہ ملنے پر خود مل کر درخواست پیش کر دیں تا کام جلدی شروع کروایا جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ الرقیب ۔ ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس

# بچّوں کی پرورش

قرآنی تعلیم کے مطابق والدین اپنے بچوں کو اچھی صحت اچھے اخلاق کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ کریں۔

ڈیڑھ دو سال کا بچہ ہر بات میں اپنے اردگرد کے لوگوں کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور چار پانچ سال کا بچہ اپنے اردگرد کے لوگوں کی بہت سی عادتیں اپنا لیتا ہے

## سچ بولنے کی عادت

اپنے بچوں کے سامنے غلط بیانی نہیں کرنی چاہیئے بالکل سچی کھری بات کرنی چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"سچ بولنا نیک کاموں کا ذریعہ بنتا ہے اور نیک کام جنت میں لے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنا گناہ کا ذریعہ بنتا ہے اور گناہ آگ میں لے جاتے ہیں۔"

بچوں کو اگر صحیح بات بتائی جائے تو ایسے بچے اعتماد کرنا بھی سیکھتے ہیں۔ جب میں فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں ہاؤس جاب کر رہی تھی تو میرے پروفیسر ڈاکٹر انور صاحب نے کہا تھا:۔

"بیٹی جتنی تمہاری عمر ہے اس سے زیادہ میرا تجربہ ہے اور میرے تجربہ کے مطابق کسی بچے کو انجکشن لگانے سے پہلے اسے اعتماد میں لے کر بتا دو کہ میں تمہیں انجکشن لگاؤں گی تم ہلنا مت ورنہ سوئی دوبارہ لگانی پڑے گی کیونکہ سوئی صحیح جگہ جائے گی نہیں ۔ اس طرح بچہ تم پر اعتماد کرے گا اور کم شور مچائے گا۔ بچے سے کبھی غلط بات مت کہنا۔"

جی میں نے کہا ایسا ہی ہوگا کیونکہ میری مجبوری یہ ہے کہ میں جھوٹ نہیں بول سکتی۔ میری زبان ساتھ نہیں دیتی جھوٹ بولنے کے لئے

سو ایسا ہی ہوتا ہے۔ کبھی مجھے ڈرپ لگانی ہو اور بچہ اتنا بڑا ہو کہ میری بات سمجھ سکے مثلاً تین یا چار سال کا بچہ تو میں اسے سمجھا دیتی ہوں۔ میں نے تمہیں ڈرپ لگانی ہے ہلو گے تو زیادہ درد ہوگی۔ بچے سمجھ جاتے ہیں اور اسی طرح اعتماد بھی کرنے لگتے ہیں۔

## درگزر کرنا

اپنے بچوں کو ان کی معصوم چھوٹی غلطیوں پر درگزر کر دیں تاکہ وہ درگزر کرنا سیکھیں۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک روایت ہے کہ

"ایک دفعہ بچپن میں حضرت میاں محمود احمد صاحب نے کھیلتے کھیلتے کچھ مسودات جلا دیئے اس پر حضور نے فرمایا:۔ "خوب ہوا"۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲)

## نرمی کا سلوک

اپنے بچوں سے نرمی کا برتاؤ کریں تاکہ وہ رحم کرنا سیکھیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک روایت ہے کہ

"ایک دفعہ حضور کو سخت سردرد تھا۔ پاس بچوں اور عورتوں کا شور و غل ہو رہا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا۔ "ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے" مولوی صاحب نے عرض کیا کہ پھر حضور کیوں حکم نہیں فرماتے حضور نے فرمایا "آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں میں تو نہیں کہہ سکتا"۔

## بچوں کو جسمانی سزا دینے کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا آپ اس سے بہت متأثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں۔ اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اول۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا ظاہر کرتا ہے گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں کہ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم)

تو والدین اپنے بچوں کے لئے دعا کریں اور سخت جسمانی سزا دینے سے گریز کریں۔

## عبادات سکھائیں

اگر گھر کا ماحول دین کی تعلیم کے مطابق ہوگا تو بچہ عبادات خود بخود سیکھ لے گا۔ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔

"اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کی عمر کے ہو جائیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔" (ابوداؤد)

اس کا مطلب ہے کہ کم عمری سے بچے کو نماز پڑھنا سکھانا شروع کر دینا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز سکھلانے کا مقدس فریضہ تو بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جب اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔ اگر والدین بچوں کے سامنے نماز ادا کریں تو بچے بہت چھوٹی عمر میں شوق سے نماز ادا کرنے لگتے ہیں۔ میری پیاری سی دو سال کی بھتیجی ہے جو اپنے امی ابو کو دیکھ کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جہاں جائے نماز دیکھتی ہے کہتی ہے اسے بچھا دو پھر اس پر سجدے کرتی ہے۔

## بچوں کو برا مت کہیں

حضرت فضلِ عمر فرماتے ہیں کہ:۔

"بچہ کے دل میں یہ بات ڈالنی چاہیئے کہ وہ نیک ہے اور اچھا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکتہ فرمایا ہے کہ بچہ کو گالیاں نہ دو۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گالیاں دینے سے فرشتے کہتے ہیں ایسا ہی ہو جائے اور وہ ہو جاتا ہے۔"

(منہاج الطالبین، تقاریر حضرت فضل عمر)

# بچوں کی تعلیم اور تعلیم کے مسائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان مرد اور عورت لڑکے اور لڑکی پر علم سیکھنا فرض ہے۔

اس لئے آپ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف اور ان کے تعلیمی مسائل کی طرف توجہ دیں۔

پانچ چھ سال کی عمر کے بعض بچوں کی مائیں شکایت کرتی ہیں کہ بچہ سبق یاد نہیں کر سکتا۔ عام طور پر اس سے یہ غلط نتیجہ اخذ کر لیا جاتا ہے۔ کہ بچہ کند ذہن ہے۔

یہ درست ہے کہ بچے کی یادداشت پر بہت سی باتیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ مثلاً بچے کی چھوٹی عمر کی بیماریاں وغیرہ جیسے حال ہی میں یہ خبر آئی ہے کہ

"کالی کھانسی کے مریض دوسرے بچوں سے کم ذہین ہوتے ہیں۔ لندن (جنگ فارن ڈیسک) برٹش میڈیکل جرنل کے مطابق بچپن میں کالی کھانسی سے دماغ کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

لیکن اس بات سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالنا چاہیئے کہ اس کا بچہ کند ذہن ہے کیونکہ اسے سبق یاد نہیں ہوتا۔ ایسے بچے جنہیں سبق یاد کرنے میں مشکل ہوتی ہے بعض اوقات زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ ان کو سبق یاد کروانے کے لئے کسی مختلف طریق کار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نیلسن نے بچوں کی میڈلین کی کتاب میں لکھا ہے۔

"سیکھنے کے لئے بچوں کو مناسب تحریک یا طریقِ کار بنا لینا چاہیئے جس سے وہ یاد رکھیں (یعنی کہ) فہرست بنا لیں۔ ان باتوں کی جو باتیں بعد میں کام آنے والی ہیں جب مناسب موقع آئے تو وہ یاد کر لیں اور اس کے لئے انہیں زیادہ کوشش نہ کرنی پڑے نہ ہی دیر لگے۔" (صفحہ ۱۰۱)

مناسب تحریک سے مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک ماسٹر صاحب کا ایک چھوٹا سا منا سا شاگرد تھا اسے دنوں کے نام یاد نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ کوئی مناسب تحریک ہونی چاہیئے یا طریق کار جس سے بچہ دنوں کے نام یاد کر لے۔

انہوں نے سوچا کہ بچوں کو عموماً جانوروں سے پیار ہوتا ہے تو انہوں نے بچے سے پوچھا کہ تمہارے گھر میں کوئی جانور ہے۔

اس نے کہا ہاں مرغی کے سات چوزے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے کہا کہ تم یہ دنوں کے نام لکھ کر لے جاؤ اور ہر چوزے کو ان میں سے ایک نام دے دو اور کل آکر مجھے اپنے چوزوں کے نام بتانا۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب نے کہا ہاں بھئی اپنے چوزوں کے نام بتاؤ۔ بچے نے کہا۔

منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ۔ ہفتہ اور اسکے بعد اداسی سے سر جھکا لیا۔ ماسٹر صاحب نے پوچھا اور "اتوار" اتوار کو کیا ہوا۔

"اتوار" بچے نے پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا۔ "اتوار" کو بلی کھا گئی ماسٹر صاحب۔

تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے بچے کو کسی ایسے ہی مناسب طریق کار کی ضرورت ہو۔

## بچوں کے پڑھنے کی کتب

### کہانیوں کی کتب اور فلمیں

بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ایسا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جائے جو نہ صرف ان کے علم میں اضافہ کرے بلکہ ان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی ارتقاء کے لئے مفید ہو۔ چونکہ چھوٹی عمر میں بچے کو اس بات کا شعور نہیں ہوتا کہ اُسے کیا پڑھنا ہے اس لئے والدین کو چاہیئے کہ وہ اس سلسلہ میں بچوں کی نگرانی اور مدد و راہنمائی کریں۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں کہ:۔

"بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے۔ اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔"

(منہاج الطالبین تقاریر حضرت فضل عمر)

خدا بڑا خزانہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے۔
نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔

یاد رفتگان

# محترمہ نور بیگم فرحت صاحبہ

نیرہ پروین بنت کیپٹن محمد احمد صاحب لاہور

میری پیاری امی جان محترمہ نور بیگم فرحت صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد احمد صاحب مصطفیٰ آباد لاہور (سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ مصطفیٰ آباد لاہور) مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز اتوار رات دس بجے وفات پا گئیں۔

والدہ صاحبہ مولوی محمد علی صاحب محلہ دار الرحمت قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ میٹرک تک تعلیم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں حاصل کی۔ اس کے بعد ادیب عالم کا امتحان پاس کیا۔ قرآن مجید باترجمہ ساری زندگی نہ صرف خود باقاعدگی سے تلاوت کرتی رہیں بلکہ اوروں کو بھی درس قرآن دیتی رہیں۔ اور حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ ان کے معمول میں شامل تھا۔ آپ کو دین کے کاموں کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں ہمیشہ ڈیوٹی دیتی تھیں۔ قیام پاکستان پر لاہور ہجرت کرنے کے بعد ۱۳ سال لجنہ اماء اللہ مصطفیٰ آباد لاہور کی صدارت کی۔ ۱۰ سال سیکرٹری لجنہ کے طور پر کام کیا۔ ۱۶ سال اصلاح و ارشاد کی سیکرٹری رہیں۔ ۶ سال سیکرٹری موصیات کے طور پر کام کیا۔ کچھ عرصہ قبل دل کی مریضہ ہونے کی وجہ سے رخصت حاصل کر کے عملی خدمات سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ احمدیت اور جماعتِ احمدیہ سے محبت کے باعث خدمتِ دین کا ہر کام جو ان کے لئے ممکن تھا کیا۔ اور اپنے حلقہ میں رمضان مبارک کے ماہ مقدس میں ہر سال قرآن کریم اور حدیقۃ الصالحین کا درس دیتی رہیں۔

آپ ۱۴ سال کی عمر میں تحریک جدید دفتر اول میں شامل ہوئیں۔ وقف جدید میں بھی شامل تھیں۔ صد سالہ جوبلی فنڈ، بلال فنڈ، لجنہ ہال لاہور، ربوہ، مشن ہاؤس لندن، اجتماع لجنہ، خدمت خلق، صدقہ اور لجنہ لاہور کا ہر چندہ دل کھول کر ادا کیا۔

آپ نے اپنی دینی اور علمی خدمات کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سند خوشنودی اور معلومات دینیہ، شعبہ تعلیم کی کئی سندیں حاصل کیں۔

آپ ان گنت صفاتِ حسنہ کی مالک تھیں۔ دیندار، بے حد ملنسار، متقی، کم گو، سادہ طبیعت، نہایت نیک فطرت، اعلیٰ اخلاق، ہمدرد، رحم دل، پرہیزگار، بڑی عبادت گزار، مہمان نواز، صابرہ، شاکرہ، قناعت پسند، دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کی طبیعت میں بے حد نرمی اور خاکساری تھی۔ صوم و صلوٰۃ اور پردے کی بہت پابند تھیں۔ ہر ایک سے نہایت شگفتگی اور محبت سے ملتیں۔ اولاد کی تربیت اسطرح پیار سے کی کہ ساری زندگی کبھی سخت الفاظ استعمال نہ کئے۔ عزیزوں اور یتیموں کا اس قدر خیال تھا کہ کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ قرآن کریم باقاعدہ بلا ناغہ تلاوت کرتی تھیں۔

آپ اپنے خاندان میں سب سے زیادہ پیار اور شفقت کا سلوک کرنے والی بزرگ ہستی تھیں۔ ہر ایک آپ سے پیار و محبت کرتا تھا۔ اپنے خاندان بلکہ تمام اپنوں اور پرائیوں میں ہر دلعزیز تھیں۔ سب آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ لباس ہمیشہ عمدہ اور اجلا رکھتی تھیں۔ ہر چھوٹا بڑا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ مشکل کے وقت کبھی گھبراتی نہ تھیں۔ گھر ان کے دم سے بہت برکت والا تھا۔ آپ فرشتہ صفت انسان تھیں۔

آپ آٹھ بھائیوں کی ایک ہی چھوٹی بہن تھیں۔ ان کے بھائی مولوی محمد تقی صاحب ربوہ مولوی رمضان علی صاحب لندن میں رہتے ہیں آپ نے ایک بیٹا، چار بیٹیاں ۱۶ نواسے نواسیاں ایک پوتا ایک پوتی یادگار چھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں والدہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مورخہ ۲۰ دسمبر ۸۸ء کو آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک میں نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ نماز کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں شام ۶ بجے تدفین عمل میں آئی۔

میں سب بہنوں بھائیوں اور خاندان حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے۔ اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## اعلان برائے خریداران مصباح

ادارہ مصباح ناصرات الاحمدیہ سے متعلق ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے۔ جو آخر نومبر میں قارئین تک پہنچ جائے گا اس کی قیمت دس روپے ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبارِ احمدیہ

## نمایاں کامیابی

مکرم محمود احمد صاحب بومی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزہ طاہرہ مسعود صاحبہ بنت میجر حامد احمد صاحب مسعود نے ۸۵۰/۶۵۷ نمبر لے کر اپنے سکول سے میٹرک کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے ۔ امتحان فیڈرل بورڈ اسلام آباد سے دیا تھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے ۔

● مکرم عبدالرشید صاحب فوزی ایم اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن سیرالیون کی صاحبزادی عزیزہ عالیہ "او" لیول کے امتحان میں ملک بھر میں اوّل رہی ہے ۔ اس خوشکن اطلاع کا مکمل متن پیش خدمت ہے ۔

"۹، اکتوبر کو یہاں "او" G.C.E. لیول کے رزلٹ کا اعلان ہوا ۔ عزیزہ عالیہ پورے ملک میں اوّل قرار پائی ۔ ریڈیو اور اخبارات میں بھی اس کا نام آیا ۔ سارے ملک میں عالیہ کا نام لیا جا رہا ہے کہ عزیزہ نے پچھلے کئی سالوں کے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں ۔ اس نے نو مضامین کا امتحان دیا تھا ۔ دسواں انگلش زبان کا امتحان تھا ۔ سب میں امتیازی پوزیشن لے کر پاس ہوئی ہے ۔ نیز عزیزہ آسیہ کا بھی A لیول کا نتیجہ ۱۶، اکتوبر کو نکلا ۔ عزیزہ آسیہ کا رزلٹ اپنے سکول میں بہترین تھا ۔ اس طرح اس نے بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کو مزید اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے ۔

## تقریب شادی

عزیزہ روشن آراء صاحبہ بنت مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید مربّی سلسلہ کی تقریب رخصتانہ بتاریخ ۳، نومبر بروز جمعۃ المبارک عمل میں آئی ۔ عزیزہ کا نکاح ۱۹، مئی کو عزیز نفیس الرحمان صاحب ناصر ابن مکرم نصیر الرحمان صاحب ناصر لاہور کے ہمراہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا تھا ۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم مولانا عبدالمغنی صاحب زاہد نے کی بعدہٗ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے عزیزم مقصود احمد صاحب نے چند اشعار پڑھ کر سنائے آخر میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کروائی ۔

عزیزہ روشن آراء اور عزیزم نفیس الرحمان ناصر مکرم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کے پوتی اور پوتا ہیں اور حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑنواسی اور پڑنواسہ ہیں ۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے ۔

## اعلان دارالقضاء

● مکرم مرزا محمد رشید صاحب ولد مرزا محمد لطیف صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب کا ایک پلاٹ ۸/۱۰، دارالصدر شمالی ربوہ میں موجود ہے ۔ جسے موصوف نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا ۔ پانچ بیٹوں کے علاوہ موصوف کی دو بیٹیاں بھی ہیں ۔ دونوں بیٹیوں کے حصہ کی رقم ان کو نقد ادا ہو چکی ہے ۔ لہٰذا یہ مکان ہم پانچوں بھائیوں (یعنی مرزا محمد رشید صاحب ، مرزا محمد حنیف صاحب ، مرزا محمد کریم صاحب ، مرزا محمد صدیق صاحب اور مرزا محمد حفیظ صاحب) کے نام منتقل کیا جائے ۔"

"اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک دارالقضاء میں اطلاع دے ۔"

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے

# واقفین نو

رفاقت احمد ابن مرزا سلطان احمد صاحب ٹھیکیدار ۵/۶ دارالنصر غربی ربوہ

عامر محمود ابن محمود سعید صاحب گلی کلارک صاحب اندرون خیالی گیٹ گوجرانوالہ

معروف احمد بشیر ابن چوہدری محمد اقبال صاحب بشیر کوارٹر نمبر ۲۳، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

لئیق احمد ابن عبدالرشید صاحب کھریپڑ ڈاکخانہ بازید پور ضلع قصور

پنکی فوزیہ نصیر بنت مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب ۷/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ

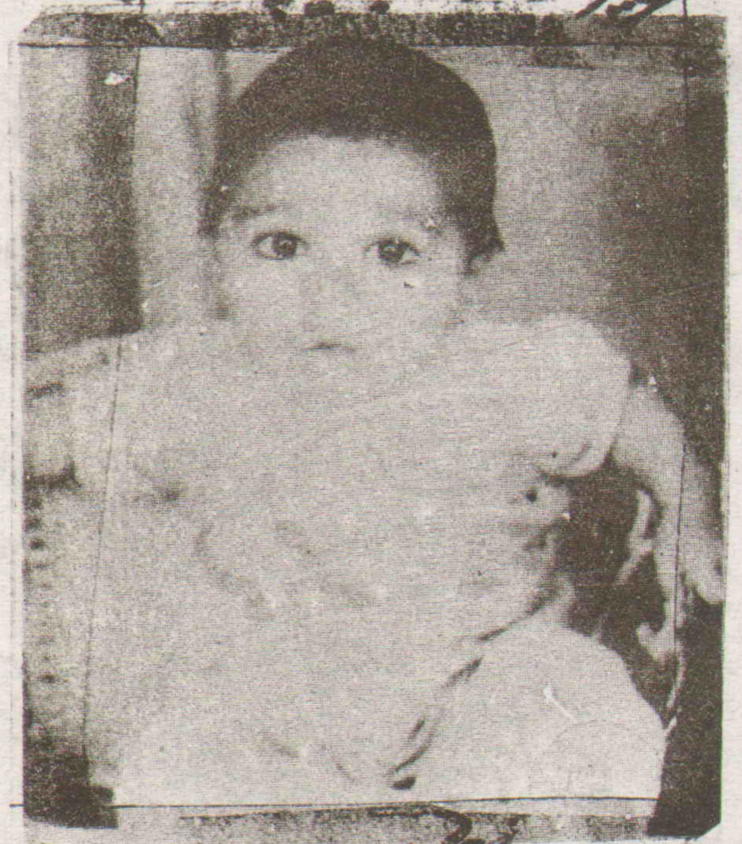

مقصود احمد شاہد ابن داؤد احمد صاحب بھلیر ڈاکخانہ بگھیانہ کلاں ضلع قصور

محمد ظفر اللہ خان ابن محمد بشیر خان صاحب بیرون باڑہ ارعلی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

طاہرہ نگہت بنت عبدالمجید ساجد صاحب مبارک آباد فارم بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی سرخیاں

# یہ پاکستان ہے

• آٹھویں آئینی ترمیم پر ریفرنڈم کرانے کی تجویز۔

• ووٹنگ کے وقت ارکان اسمبلی کو ایوان سے باہر لے جانا اچھی روایت نہیں ، صدر اسحٰق۔

• نوجوان برطانیہ جاکر دو سال بغیر ورک پرمٹ کام کر سکیں گے (ترجمان دفتر خارجہ)

• نفرتوں نے چیلنج اور غلط فہمیوں نے فاصلے پیدا کر دیئے ہیں ، انشاءاللہ مسائل پر قابو پالیں گے (صدر اسحٰق)۔

• مولوی فضل الرحمان کا اسلام "وکھری ٹائپ" کا ہے (قاضی قدیرالدین)

• جہانگیر خان نے جان شیر خان کو ہرادیا ۔ انوی ٹیشن ٹورنامنٹ کے فائینل میں سخت مقابلہ کے بعد پچھلے ماہ کی شکست کا بدلہ لے لیا۔

• دوستوں کے ساتھ مخلوط حکومت بنے گی ، طارق رحیم۔

• امریکہ پاک بحریہ کو جدید ترین دفاعی نظام فراہم کرے گا۔

• اپوزیشن میں بیٹھنا قبول ہے ، پیسے کی سیاست نہیں کروں گی (بے نظیر)

• ایف ۷ ، لڑاکا طیاروں کے دو سکواڈرن پاک فضائیہ میں شامل ہو گئے (ائیر مارشل حکیم اللہ)

• صدر سے بے نظیر کی دو گھنٹے ملاقات ، ججوں اور رسنئے گورنروں کی تقرری پر بات چیت۔

• جماعت اسلامی نے وزیر اعظم کی طرف سے وسیع البنیاد حکومت کی تجویز مسترد کر دی۔

• جی ایم سید کو ۱۲ ، نومبر تک رہا نہ کیا گیا تو جیل بھرو تحریک چلے گی (حمیدہ کھوڑو)

• عوام کو انصاف نہ ملا تو انقلاب آئے گا یا مارشل لاء۔ (صوبائی کابینہ سے نواز شریف کا خطاب)

• وفاقی حکومت کے خلاف اگلے راؤنڈ کی حکمت عملی ۱۱ ، نومبر کو کوئٹہ میں طے ہو گی۔

• بے نظیر ولی باغ میں ولی خاں سے ملاقات کریں گی۔

---

**بقیہ : ارشادات امام رابع**

کی جماعت ایک الگ کردار لے کر اٹھ رہی ہو اور افریقہ کی جماعتیں ایک الگ کردار لے کر اُٹھ رہی ہوں اور اسی طرح یورپ اور امریکہ ، چین اور جاپان ، انڈونیشیا اور ملائیشیا کی اور دیگر ممالک کی جماعتیں اپنا اپنا ایک الگ کردار بنا رہی ہوں تو توحید قائم نہیں ہو سکتی۔ توحید عمل کی دنیا میں دکھائی دینی چاہیئے۔ خدا کے نام پر اکٹھے ہونے والے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام پر جمع ہونے والے ایک ہو جانے چاہئیں۔ اور انہیں وحدت کا منظر پیش کرنا چاہیئے۔ وحدت کے مناظر مختلف شکلوں سے مختلف زاویوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ ایک وحدت کا منظر ہے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنا اور ایک ہو جانا۔ جغرافیائی تفریقات کو بھلا دینا ، رنگ اور نسل کے امتیازات کو فراموش کر دینا اور یک جان ہو جانا۔ اس پہلو سے بھی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اور یہ محض تلقین سے قائم نہیں ہو سکتی بلکہ اس سلسلہ میں باقاعدہ منصوبہ بندی ہونی چاہیئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ ، نومبر ۱۹۸۶ء)

---


**پتہ درکار ہے**

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم محمد ہادی نسیم فاروقی صاحب ولد محمد صادق صاحب فاروقی ایم ۔ ٹی ۔ ایس ۔ ایس ۔ ڈی ۔ ای ۔ ایس ڈی لاہور کینٹ وصیت نمبر ۱۷۶۵۰ ، کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ



سرزمین قادیان کا اوّلین

**مشہور دواخانہ**

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ فون ۴۴۸۴۴ ، ربوہ فون ۹۰۶

ملتان فون ۳۱۰۲۶ ، قلعہ کالروالا ، کراچی


---

# خبریں

## ملکی خبریں

• اسلامی جمہوری اتحاد کے تین اراکین کو وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے وفاقی کابینہ میں شامل کر لیا ہے۔ ان اراکین میں سے غلام محمد احمد مانیکا افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیوں کے امور کے وزیر ، مخدوم انور عالم وزیر مملکت برائے افرادی قوت اور مسٹر اکبر لاسی (بلوچستان) وزیر مملکت برائے محنت شامل ہیں۔ ان تینوں اراکین نے تحریک عدم اعتماد کے موقع پر پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا تھا۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر غلام اسحٰق خان سے اہم قومی معاملات پر دو گھنٹے تک بات چیت کی۔

• اطلاعات کے مطابق وفاقی حکومت حمایت حاصل کرنے کے لئے سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے رابطہ کر رہی ہے۔

• پیپلز پارٹی کے پارلیمانی گروپ نے سابق صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے مسٹر اعجاز الحق کو خبردار کیا ہے کہ وہ حقائق کو مسخ نہ کریں انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق فیملی کو آرمی ہاؤس خالی کرنے کا نوٹس نہیں دیا گیا بلکہ متعلقہ محکمہ کی طرف سے ان کو ۶۲ لاکھ روپے سالانہ کے سروس چارجز ادا کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ انہیں یہ بھی پیشکش کی گئی تھی کہ وہ کرایہ ادا کر کے آرمی ہاؤس رہ سکتے ہیں۔

## غیر ملکی خبریں

• شمالی ہندوستان میں اجودھیا کے مقام پر بابری مسجد کے نزدیک ایک مندر تعمیر کرنے کے ہندو بنیاد پرستوں کے منصوبے پر اسلامی دنیا میں جذبات شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ مندر کی تعمیر کے خلاف ایران اور سعودی عرب دونوں متحد ہیں اور انہوں نے پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی حمایت کی ہے۔ جنہوں نے جمعہ کے روز اس منصوبے کو ایک مقدس مقام کی دانستہ بے حرمتی بتایا تھا۔ ایران اور سعودی عرب دونوں کے بیان میں ہندوستان کو کہا گیا ہے کہ وہ ہندوؤں کو روک کر رکھے۔ ہندوستان نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر الزام لگایا کہ وہ ہندوستان کے اندرونی معاملات میں کھلے بندوں مداخلت کر رہی ہیں۔ دلی میں ایک ترجمان کے مطابق محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیان میں حقائق کو یکطرفہ طور پر مسخ کیا گیا ہے۔ جس سے اصل سوال کی پیچیدگیوں سے مکمل ناواقفیت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

دلی کی جامع مسجد کے امام عبداللہ بخاری نے ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اپیل کی ہے کہ وہ راجیو گاندھی کے خلاف اور جنتادل کے حق میں ووٹ دیں۔

• بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں ہزاروں حامیوں نے ایک مظاہرے میں حصہ لیتے ہوئے صدر ارشاد کے استعفےٰ اور انکی حکومت میں بدعنوانیوں کو ختم کرانے کا مطالبہ کیا۔

---


**فضل الیکٹرونکس**

فون ۳۹۱۵

• فلپس
• سونی • ہٹاچی
• شارپ
• سانیو • نیشنل
• توشیبا
• ولیوز

۱۷ ۔ دیپالپور روڈ ۔ اوکاڑہ

ریفریجریٹرز ، ڈیپ فریزرز ، ایئرکنڈیشنرز ، رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ TV کے لئے ایک بااعتماد نام